رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۱۱

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک محبوب میرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
پروپرائیٹر — خاکسار قاسم علی

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۳

احمدیہ سلسلہ کی خبریں

ایوانِ خلافت

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بوجہ کہانسی ناحال ناساز ہی احباب کثرت سے صحتیابی و کامیابی حضور کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ فضل عمر پر ہر طرح سے فضل و رحم و کرم فرماوے آمین۔

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضؓ مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں۔

خلافت اولیٰ

کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں۔

امروہوی بزرگ

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی جو عرصہ سے مفلوج ہیں اور جنکی زبان سے یہ شعر ایمانی رنگ میں ادا ہوا کرتا تھا ؎ چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیاں بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی وہ زیر پوشان ہوکی نمائشگاہ میں حصول صحت و ازدیاد ایمان کیلئے یا بالفاظ دیگر اپنا روحانی جسمانی علاج کرانے کو ۲۱ دسمبر سے ۲۶ سے داخل شاہی بلڈ ٹکس صوبہ پیغام ہوس لاہور ہو چکے ہیں اور غالباً حکمار پیغام و میر و مشیران اشاعت اسلام کا یہ مریض ناتواں مبتلاء درد پنہاں انتہائی شکار ہی اور مفلوج بزرگ کا بھی یہ آخری علاج ہی جسمیں یاس و امید کی جہلک امروہوی بزرگ کو کشاں کشاں بحالت اقبال و شیراز معالجین تجربہ کاران کے در دولت پر سرنیاز خم کرنیکو لیگئی ہی اب دیکھئے شفا عاجل یا صحت کامل کی آرزو پوری ہوتی ہی۔ یہ بقول حضرت امروہوی سنت مسیح موعود طوعاً و کرہاً ادا کرنی پڑتی ہی پیغام پارٹی کو یہ خائش بڑی گراں پڑی ہے جو دیر پا اور نافع الناس ہوتی تو معلوم نہیں ہوتی مگر مرتا کیا نہ کرتا احمدیان وابستگان دامن خلافت کے لئے اپنی بے نتیجہ تیر سے دام لگا کر پھنسانیکا ایک حیلہ سوچا ہی جو انشاء اللہ صفر سے زیادہ حاصل جمع کچھ نہ ہوگا خواہ وہ کتنی ہی رقوم کو تقسیم کرتے رہیں مقسوم نفی اور حاصلضرب منفی ہی احمدی جنکا مخلصانہ تعلق محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دارالامان مرکز رسول سے ہے وہ کسی نمائشگاہ کی سیر کو دارالامان کی حاضری پر ترجیح نہیں دیتے ایک نہیں وہ لاکھہ مفلوجوں پہ اپنی پریکٹس کا فوری اثر دکھائیں احمدی کبھی بھی اس تماشہ گاہ کا ٹکٹ نہیں لینگے اور اسکا بتہ آتشاء اللہ حاسیان پیغام کو ۳۰ دسمبر سنہ ۱۶ء سے پہلے پہلے لگجائیگا احمدیوں کے ہاتھہ انکی نمائش کے کتنے ٹکٹ فروخت ہوئے اور کسقدر آمدنی میں اضافہ ہوا فانتظروا انی معکم من المنتظرین

اگلا پرچہ فاروق

۲۸ دسمبر سنہ ۱۶ کو انشاء اللہ بروز جلسہ شائع ہوگا جن خریداران نے جلسہ پر تشریف لانا ہی وہ ایک کارڈ کے ذریعہ دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کا پرچہ یہاں رکھ لیا جائے ورنہ ڈاک میں روانہ کیا جائیگا

ضروری اطلاع

جن احباب نے جلسہ پر آنا ہی انکی ڈاک و خطوط وغیرہ جو ایام جلسہ میں انکے نام آئیں وہ سب اپنے نام کیساتھ یہ پتہ لکھادیں کہ معرفت دفتر فاروق قادیان ضلع گورداسپور اس طرح آسانی سے ہر ایک دوست کی ڈاک و خطوط دفتر فاروق سے ملجائیگا۔ اور فاروق کا دفتر انشاء اللہ جلسہ گاہ کے قریب ہی ایک خیمہ میں بنایا جائیگا جو ہر وقت کھلا رہیگا اور ہر ایک دوست آسانی سے ہر امر متعلق ڈاک خود اخبار فاروق و دیگر پیش آمدہ امور دریافت کر سکیگا خیمہ پر ایک بورڈ آویزاں ہوگا جس پر دفتر فاروق لکھا ہوا

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی و قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القول المجمود فی شان الموعود

مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کے رسالہ القول المجمد فی تفسیر اسمہ احمد کا جواب شائع ہو گیا

احمدی احباب یہ سن کر بہت خوش ہونگے کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے جو کتاب القول المجمد فی تفسیر اسمہ احمد لکھی تھی اور اسپر انکو بڑا ناز تہا۔ اسکا جواب عالم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ماہ رمضان میں لکھدیا تہا اب وہ حسب ارشاد حضرت خلیفہ ثانی چھپ گیا ہے اور عنقریب امرتسر پہنچنے والی ہے احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کو بہت جلد منگوا کر جلسے سے پہلے پہلے پڑھ لیں تاکہ ہر قسم کے فتنوں سے بفضل ربی محفوظ و مصئون رہیں۔ القول المجمد کے بارے میں مولوی محمد علی صاحب نے غیر مبایعین کو تحریک کی تہی کہ ایک سو جلدیں مبایعین میں تقسیم کیجائیں اسلئے ضروری ہے کہ ہمارے دوست اسکے جواب میں اس سے دگنی جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ رسالہ القول المحمود نہایت عالمانہ رنگ میں لکھا گیا ہے اور ایسا دندان شکن جواب ہے کہ مولوی صاحب امروہوی بھی یاد کرینگے باایں ہمہ القول المجمد کی طرح مہمل و مبہم نہیں بلکہ عام فہم ہے سید سرور شاہ صاحب نے کھول کھول کر لکھا ہے اور جہاں کوئی علمی مسئلہ آیا ہے اسے ایسی طرز میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔ کہ عام لوگ بھی سمجھ سکیں (گو بعض عربی عبارت کے ترجمے رہ گئے ہیں) حجم ۱۸۰ صفحے ہے کاغذ سخت گراں ہونیکے باوجود بہت اچھا لگایا گیا ہے لیکن قیمت نہیں بڑھائی گئی صرف ۸ سر ہے دفتر تشحیذ قادیان سے ہی ملیگا۔

ایک کفن چور کی گرفتاری

چند روز ہوئے پشاور میں ایک شخص گرفتار کیا گیا ہے جسکے قبضہ سے تین سو لکڑی کے تختے اور ۱۲ کفن برآمد ہوئے گذشتہ موسم برسات میں بارشوں کی کثرت کے باعث لوگوں نے بھاٹی گیٹ اینٹوں کے قبرون پر لکڑی کے تختے رکھنے شروع کر دیئے تہے اس چالاک بیرحم مُردہ شخص نے قبریں کھود کھود کر یہ کفن اور تختے نکال لیئے آخر پکڑا گیا اب اسکے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔

بہار ہائیکورٹ میں فرقہ احمدیہ کے متعلق ایک دلچسپ مقدمہ

۱۲ دسمبر کو ہائیکورٹ پٹنہ میں چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بوز کے روبرو قادیانی فرقہ احمدیہ کے متعلق ایک نہایت دلچسپ اپیل کی سماعت ہوئی۔ اپیلانٹ نے سب جج مونگیر کی عدالت میں ایک دعوٰی دائر کیا ہے جسمیں درخواست کی ہے کہ حنفیہ (سنی) مسلمانوں کے نام حکم امتناعی جاری کیا جائے کہ وہ انہیں سنی مسجدوں میں نماز ادا کرنیسے نہ روکیں ڈیفنس کی طرف سے کہا گیا کہ اپیلانٹ کافر ہیں اور انہیں مسجدوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیجاسکتی سپارڈینٹ جج نے اور بعد ازاں ڈسٹرکٹ جج نے دعوٰی دائر خارج کر دیا لیکن قرار دیا کہ اپیلانٹ مسلمان ہیں۔ البتہ ان کی رسومات وغیرہ مسلمانوں سے مختلف ہیں اور چونکہ ان کے عقائد فرقہ اہلسنت کے بنیادی مذہبی عقائد سے مختلف ہیں اسلئے وہ اس رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ یہ فرقہ قادیانی عرصہ قریب ۲۵ سال سے موضع قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جاری کیا تہا۔ وہ کہتا تہا کہ حضرت محمد آخری نبی نہیں ہیں اور کہ حضرت مسیح قدرتی موت سے مرے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ نیز یہ کہ وہ خود ایک نبی ہے اور حضرت مسیح کی مثیل ہے وہی مسیح موعود ہے جسکی دنیا میں دوبارہ آمد کی پیشگوئی ہو چکی ہے اور کہ وہ سوائے حضرت محمد کے تمام نبیوں سے افضل ہے کہا جاتا ہے کہ ان اعتقادات کے باعث مسلمان احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اور احمدی قدیم خیال کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

پنجاب چیفکورٹ کے وکیل مسٹر ظفر اللہ خان جنہیں عدالت میں پیش ہونیکی خاص طور پر اجازت دیگئی ہے قادیانیوں کی طرف سے پیروی کی آپ نے کہا کہ عدالت ماتحت نے محمڈن قانون کے ماتحت میرے مؤکلوں کو مسلمان قرار دیا ہے اسلئے ہم زیر دعوٰی رعایت کے مستحق ہیں مسٹر ظفر اللہ خان نے حوالہ کے طور پر مسٹر امیر علی صاحب کی شرح اور وہابیوں کے مشہور مقدمہ کے متعلق مسٹر جسٹس محمود کا فیصلہ پیش کیا۔ مدعا علیہم کی طرف سے مسٹر ایم حق نے ابتدائی امور کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ مقدمات میں پیش کردہ اسلامی صحائف کی رُو سے اپیلانٹ مسلمان نہیں کہلا سکتے ہیں اور اسلئے انہیں اس رعایت کا حق حاصل نہیں۔ مقدمہ جاری ہے۔ سماعت ختم ہو گئی ہے اخیر میں چیف جج صاحب نے مسٹر ظفر اللہ خان کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ججان ہائیکورٹ انکے بڑے مشکور ہیں فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔ (پیسہ روزانہ)

العصر کی شہادت خائی

العصر نے یہ خیال پبلک کے دماغ سے دور کرنے کے لئے کہ العصر پیغامی احمدیوں کا پرچہ ہے اس مشہور و معروف مقدمہ کے متعلق جسکا ذکر اوپر آیا ہے آپ ایسے طرز میں نوٹ لکھتے ہیں کہ گویا کچھ تعلق ہی نہیں پھر آپ مسئلہ نبوت کے متعلق رقمطراز ہیں کہ اس بارے میں دو فریق ہیں ایک فریق کے سرکردہ مرزا صاحب کے بیٹے نمیاں محمود احمد قادیانی گدی پر جلوہ افروز ہیں۔ اور دوسرے فریق کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ہیں اسی فقرے سے ان کے جذبات کا علم ہو سکتا ہے جو ایڈیٹر العصر کے دل عداوت منزل میں جوش زن ہیں۔ کثیر حصہ جماعت کے خلیفہ برحق کا نام کس ہتک سے لیا ہے برخلاف اسکے اپنے زعم عوسہ امیر کے ساتھ علاوہ رسمی القابوں کے ایم اے اور ایل ایل بی لگا کر گویا ناظرین اخبار پر رعب ڈالنا چاہا ہے اور چیف جج صاحب کے اس ریمارک کا ذکر تک نہیں کیا جو انہوں نے مسٹر ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر کی تقریر کے متعلق کیا یہ اسلئے کہ مسٹر موصوف مبایعین میں سے ہیں۔ آزاد اخبار نویسی کے اصول کے لحاظ سے یہ نہایت گری ہوئی بات ہے۔ جبکی توقع مصطفےٰ خان پیٹ الوی سے ہو سکتی ہے۔

تعلیم الاسلام سکول

ہمارے ہائی سکول کے کچھ طلباء موجودہ چند اساتذوں کے آٹھ یوم سے گورداسپور ہائی سکول کے لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کے واسطے گئے ہوئے ہیں اور اس جسمانی ورزش سے دلچسپی رکھنے والے جناب میر صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و مولوی فضل الدین صاحب مختار مع کچھ اور احباب بھی بعد کو تشریف لیگئے تھے سب کھیلوں کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ضا کامیابی بخشے۔

اس کھیل کی دوسری ہمارے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھی جانا ضروری تہا وہ بھی گئے اور سکول میں انکے جانیکے بعد سکول کی گھنٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالدین والامان

مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۶ء

مولوی ظفر علیخان صاحب ایڈیٹر ستارہ صبح اور مسئلہ اسمہ احمدؐ

یہ خبر احمدی حلقہ میں بہت دلچسپی سے سنی جائیگی کہ جناب ظفر علیخان صاحب سابق ایڈیٹر زمیندار یا بالفاظ دیگر احمدیوں کے ان کا تعارف کرانے کے لئے پیام والوں کی مسجد دکھنگ کے امام صلوٰۃ) نے جو آجکل کرم آباد میں نظر بند ہیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق اپنے مشہور و معروف قلم کی کشش دکھائی ہے۔ یہ آپ کے لئے پہلا حملہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے حیدر آباد میں بہ شان ظرافت اپنے ہمخیالوں سے بارہا داد سخن لے چکے ہیں اور غالباً آپ ہی کی ذات ستودہ صفات نے ایک غنچہ سے حضرت مسیح موعود اور مولٰنا نورالدین رضؓ کو گرایا تھا اور سلسلہ احمدیہ کی بربادی و تباہی کی پیشگوئی فرماتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر قوم کو کسی پریس کا کل کش یا خدا جانے کلرک بنایا تھا۔ اسوقت مضمون مستحضر نہیں اہلحدیث اور وطن کے کالموں میں محفوظ ہے یہ خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے کہ منارۃ المسیح تو خدا کے فضل و رحم سے تیار ہو چکا ہے اور اس پر مسیح کو غبارہ بنے اتارتے ہوئے مرنے والے خود گرے پڑے ہیں بہرحال پہلے اپنا مخصوص رنگ ظرافت تھا تو اب بلباس متانت جلوہ گری ہے نقاش نقش ثانی بہتر کشد زاد اول۔ ہم بڑی خوشی سے اپنے معزز ہمعصر کا استقبال کرتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب جن کی زندگی کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں میں قومی وحدت پیدا کرنا تھا دوسری دنیا سے

بحسرت اس اختلاف عظیم کو ملاحظہ فرما رہے ہونگے جو پیدا ہو کر جنون بنکر خود آپکی جماعت کو پارہ پارہ کر رہا ہے"۔

آپکا مقصد اس عبارت سے یہ ہے کہ سیدنا مرزا غلام احمدؑ اپنے مقصد میں ناکام گئے جو ایسا کہتا ہے میرے نزدیک کچھ تعجب کی بات نہیں بلکہ یقینی بات ہے کہ اگر وہ محمد رسول اللہ کے وقت میں بھی ہوتا تو حضرت ابوبکر کے عہد مبارک میں منکرین زکوٰۃ کے جم غفیر اور انکی سرکشی و بغاوت اور پھر حضرت عثمان کے آخری زمانے اور حضرت علیؓ و امیر معاویہ و حضرت عائشہ کی جنگوں کو دیکھکر یہی فقرہ اپنی زبان پر لاتا جس کی برائی دکھانے کے لئے میں افسوس کے ساتھ اسے پھر نقل کرتا ہوں۔

"محمد رسول اللہ جنکی زندگی کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں میں قومی وحدت پیدا کرنا تھا دوسری دنیا سے بحسرت اس اختلاف عظیم کو ملاحظہ فرما رہے ہونگے جو پیدا ہو کر جنون بنکر خود آپکی جماعت کو پارہ پارہ کر رہا ہے" (ظفر علیخاں)

اگر یہ صحیح نہیں اور فی الواقعہ صحیح بھی نہیں تو پھر آپکا پہلا فقرہ بھی غلط اور یقیناً غلط ہے اور اسکے دلائل بھی ہمارے پاس وہی ہیں جو آپکے پاس ہیں۔

(۲)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے والد ماجد کو نبی برحق مانتے ہیں * * * بخلاف اسکے جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے ہم عقیدہ بزرگ جناب مرزا غلام احمد صاحب کو ایک ظلی اور بروزی نبی مانتے ہیں۔

یہ دریافت طلب کہ ناقابل اطمینان اور پیغام والوں کے لئے موجب افسوس ہے کہ آپ ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بالمقابل خواجہ کمال الدین کا ذکر خیر ضروری سمجھتے ہیں۔ تاہم آپکا یہ فقرہ شرح طلب ہے کہ ایک فریق انہیں نبی برحق مانتا ہے اور دوسرا ظلی اور بروزی۔ کیا ظلی اور بروزی سے مراد نبی برباطل ہوتی ہے یا برحق سے مراد اصلی اور ظلی و بروزی سے مراد جعلی و بناوٹی و نقلی ہے جو آپ دونوں باتوں میں نسبت تضاد قائم کرتے ہوئے ایک کے منکر کو جہنمی قرار دیتے ہیں اور دوسرے کے نہ ماننے والے کو غالباً جہنم کی بشارت سناتے ہیں حضرت آپ تسلی رکھیں۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ظلی اور بروزی نبی مانتے ہیں اور خاتم النبیین سید المرسلین کے بعد حضرت اقدس کی اصطلاح جو تشریح کے مطابق کسی کو مستقل و حقیقی نبی کہنا اور ماننا کفر سمجھتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والے کو بالضرور جہنم کا سزاوار بھی نہیں ٹھہراتے کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کس پر اسکے علم میں اتمام حجت ہوئی اور کون مستحق عقوبت ہے۔ ہاں یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ جب ہم حضرت اقدس کو نبی کہتے ہیں تو ہماری مراد اس سے صرف یہی ہوتی ہے کہ آپ کثرت مکالمہ مخاطبہ و اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے اور غیر مبایعین بھی جب آپ کو ظلی بروزی کہتے ہیں تو کم از کم اس حقیقت کو آپ کے اندر تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اختلاف صرف تعریف نبوت کے پلے میں ہے جس پر متعدد دفعہ بحث مرتب ہوتے ہیں تاہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ اختلاف عظیم جماعت کو پارہ پارہ کر رہا ہے کیونکہ جماعت وہ ہے جو ایک امیر کو واجب الاطاعت مانے اور آپ کے احباب کرام غیر مبایعین کسی ایسے شخص کے ماتحت نہیں جو احمدی اپنا ایک زندہ امام رکھتے ہیں وہی جماعت ہیں اور وہ کانہم نبیان مرصوص ہیں۔ پارہ پارہ نہیں۔

(۳)

آپ فرماتے ہیں۔ دین اسلام کو حضور علیہ الصلوٰۃ کامل و مکمل کرتے گئے * * اور دل و دماغ اور آنکھ رکھنے والے مسلمان کو کسی نبی یا کسی مجدد کی طرف سے مستغنی کراتے گئے۔

ہمیں تو سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن سنایا کرتے تھے کہ آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد مانتے ہیں اور خواجہ کمال الدین صاحب اپنی مخصوص طرز میں منہ بنا کر کہا کرتے تھے کہ ظفر علی تو احمدی ہے اور آج آپ ہمیں یہ کیا سنا رہے ہیں کہ کسی دل و دماغ اور آنکھ رکھنے والے مسلمان کو مجدد کی ضرورت ہی نہیں۔ گویا آپ کے نزدیک جو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مجدد کی بعثت کا قائل ہے وہ دل و دماغ ہی نہیں رکھتا اور نہ آنکھ یعنی بیوقوف پاگل اور اندھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم نہیں آپ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والوں کو بھی یہی خطاب دیتے ہیں یا انہیں اس کلیہ سے مستثنیٰ خیال فرماتے ہیں اور خود شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان بزرگوں کو کیا کہتے ہیں جنہوں نے مجدد ہونیکا دعویٰ کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کسی مجدد کی ضرورت بتائی ہے پھر آپ کے اس فقرہ سے تو آپ کا یہ عقیدہ بھی مترشح ہی کہ تمام روئے زمین کے مسلمان بہ استثنا چند بیوقوف پاگل اور اندھے ہیں کیونکہ وہ مسیح موعود کی آمد کے قائل ہیں اور اسکے نبی اللہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں سوائے پیغام والوں کے جو آپ کے اس فتوے کی زد میں ایک اور راہ سے آگئے ہیں اور وہ حضرت مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہی ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را دگر بازکشی

بہر حال معلوم ہوتا ہی کہ نبی آپ بھی اسی ہی سمجھتے ہیں جو کتاب لائے یا احکام کی ترمیم و تنسیخ کرے جبھی تو آپ دین کامل ہونے کو اس بات کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں کہ اب کسی نبی کی ضرورت نہیں لیکن جب باوجود تورات کے تمام ہونے کے بنی اسرائیل میں ایسے انبیاء کی ضرورت تھی جو حکم بہا النبیون کے مصداق ہوکر اسپر لوگوں کو چلائیں تو سیدنا محمد رسول اللہ کی شریعت مقدسہ وکاملہ پر چلانے کے لئے کیوں کسی نبی کی ضرورت نہیں بالخصوص اسوقت جبکہ ایمان ثریا پر اٹھایا جا چکا ہو۔ اور آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں ایک ایسے نبی کی بعثت کا وعدہ بھی ہو جو جمیع کمالات محمدیہ کو اپنے آئینہ ظلیت میں منعکس رکھتا ہو۔

(۴)

اسکے بعد مولوی ظفر علیخان صاحب آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پر خامہ فرسائی فرماتے ہیں سیدنا خلیفہ ثانی سے خطاب ہی کہ آپ فرماتے ہیں کہ احمد حضور سرور کائنات کا نام نہ تھا صفت تھی × × ہم ممنون ہونگے اگر آپ ہمیں قائل فرما سکیں کہ اسم کے معنے صفت بھی ہوا کرتے ہیں۔"

جناب والا! ہمیں آپ کو قائل کرنیکی ضرورت نہیں یہی تو دلیل ہی ہمارے پاس اس بارے میں کہ یہ پیشگوئی بدلالت مطابقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ پر نہیں کیونکہ یہاں اس رسول کی پیشگوئی ہی جس کا نام احمد اور احمد آنحضرت صلعم کا اسم نہیں بلکہ صفت ہے اور جب اسم کے معنے صفت بقول آپ کے نہیں ہوتے تو یہ بھی مان لیجئے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت اول کے لئے دلالت مطابقہ نہیں۔

اس اعتراض کا دوسرا حصہ یہ ہی کہ آپ کے والد ماجد کا نام غلام احمد تھا احمد نہ تھا۔

جناب والا! معاف فرمائیے اہل البیت ادری بما فی البیت ہمنے اس مقدس نبی کے ہاتھ پر بیعت کی ہی جس نے بلایا کہو آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور مولوی محمد علی صاحب باوجود احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے اپنے خیال میں وصیت کے الفاظ (میرے نام پر میرے بعد بیعت ہو) کے ماتحت بیعت لیتے ہیں اور یہی کہتے ہیں "کہو آج میں محمد علی کے ہاتھ پر احمد کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں" جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپکا نام احمد ہی تھا اور غلام خاندانی زوائد میں سے ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب بھی ان مسلمانوں کو جو سلسلہ میں داخل نہیں غیر احمدی ہی کہتے ہیں اگر احمد اسم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کیا غیر احمدی سے مراد غیر مسلم ہے۔

(۵)

آپ فرماتے ہیں۔ فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھٰذا سحر مبین اسی آیت کے ساتھ ہی کیا مرزا غلام احمد صاحب کو بھی کبھی جادوگر کہا گیا؟

اسکا جواب سن لیجئے کہ یا تو آپ میں وہ آزادی اور علیگرین خیالات کا تتبع کہ کسی مجدد تک کی بعثت کے قائل نہیں۔ اور یا یہ قدامت پسندی اور بہولاپن کہ سحر کے معنے عوام الناس کے متعارف جادو کے سوا کچھ ہیں ہی نہیں۔

میں قرآن مجید کی دو تین آیات آپ کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔

(۱) ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھٰذا الا سحر مبین۔ فرمائیے یہاں سحر کے کیا معنے ہیں۔ باطل فریب یا کچھ اور آپ والا جادو یہاں بن ہی نہیں سکتا۔

(۲) وقالوا ان ھٰذا الا سحر مبین ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون۔ فرمائیے یہاں وہ اپنے سحر والے معنے کرکے ربط ملائیے۔

(۳) ولما جاءھم الحق قالوا ھٰذا سحر وانا بہ کافرون اس آیت پر غور فرمائیے۔ کفار کس چیز کو سحر کہہ رہے ہیں پس جناب من! ان بینات یعنی دلائل وشواہد نبوت و وحی ربانی کو جھوٹ اور باطل اور ذل لبھانے والی دھوکہ میں ڈالنے والی کہنے والے اب بھی موجود ہیں شاید آپ اپنا شمار بھی انہیں میں سمجھتے ہونگے پھر اس آیت پر غور فرمائیے خود اسی میں سحر کے معنوں کا حل موجود ہی ارشاد باری تعالیٰ ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو ما جاء بہ الرسول یعنے وحی ربانی کو کفار نے سحر کہا یعنے افترا اور کذب کہا تو اللہ نے فرمایا کہ اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو اللہ پر کذب افترا کرے سحر کی بجائے الکذب لاکر بتا دیا کہ سحر کے معنے کذب اور افترا کے ہیں پھر مدعی اسلام لاکر یہ سمجھانا کہ یہ احمد رسول داعی الی الاسلام کے حق میں نہیں بلکہ ایسے رسول کے حق میں ہی جو مدعو الی الاسلام یعنی مسلمان ہی۔

علاوہ ازیں آپ تفاسیر کو دیکھیں وہ جاء کی ضمیر حضرت عیسےٰ کی طرف پھیرتے ہیں جس سے آپکا سوال حل ہو جاتا ہے دیکھئے تفسیر تیسیر الرحمٰن قالوا ھٰذا سحر مبین اذ لا تظھر المعجزات علی ید ولد الزنا۔ (۲) تفسیر فتح البیان فلما جاءھم عیسیٰ × × × وقیل الضمیر محمد صلعم × × × والاول اولیٰ

اگر آپ کو جاء کی ماضویت کا خیال ہو تو اسکی مثالیں بھی آپکے اذکار پر قرآن مجید سے پیش کی جا سکتی ہیں کہ صیغہ مستقبل بوجہ حتم وقوع ماضی کے رنگ میں بیان ہوا۔

(۶)

آپ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کو بھی اس دلیل میں پیش کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت محمد رسول اللہ کے حق میں ہی۔ بہتر ہوتا کہ ایسا لکھنے سے قبل آپ اپنے علماء کرام سے مشورہ کر لیتے کیونکہ مفسرین اس آیت کو مسیح موعود کے حق میں مانتے ہیں۔

مرسلات

محمد حسین مریم عیسیٰ کا جھوٹا تانا بانا

(ایک غیر احمدی کی قلم سے)

اشاعت اسلام کی آڑ پکڑ کر پیٹ پوری کرنے کا لاہوری پیالیوں نے اچھا ڈھنگ نکالا ہے۔ جنمیں سے خاصکر مولینا مولوی محمد حسین مریم عیسے مبلغ اس تانا بانا سے بیں زیادہ مشتاق ہیں۔ ورنہ اسلام تو دجل و فریب کی بیخکنی کرتا ہے کیوں نہ ہو جناب حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں تفرقہ پڑنے سے اس بیچارہ کی بھی بن آئی ہے بن بھی کیوں نہ آئے۔ پیغام صلح کے لئے اسکی فرضی کارروائیوں کے شائع کرنیکے اور کوئی مضمون ہی دستیاب نہیں ہوتا اگر ہمیں سچائی مجبور نہ کرتی تو ہم اس راز کو کبھی ظاہر نہ کرتے پس سچائی کے خیال سے ضروری ہے کہ آپکی تبلیغ کا سفید جھوٹ جو تار عنکبوت کے برابر بھی ہو وقعت نہیں رکھتا تو ٹکر پبلک پر ظاہر کیا جائے۔ تاکہ پیامی اخبار کو معلوم ہو جائے کہ وہ مبلغ جس پر اسقدر ناز کیا جا رہا ہے اسکی لنترانیاں کہاں تک صحیح ہیں۔ حکیم صاحب آپ کو راولپنڈی کا جلسہ یاد ہوگا جو کہ آپنے جلسہ احمدیہ بعنوان "روحانی دعوت" کے نام سے نامزد کیا تھا اور اسمیں آپنے غیر احمدیوں کے ہاتھ سے اچھی طرح زک اٹھائی تھی۔ چنانچہ بحث کے پرچہ ابتک میرے پاس ہونگے اسوقت آپنے ڈاکٹر بشارت احمد کی گود میں پناہ لیکر قسم کھائی تھی کہ آئندہ کبھی جلسہ سر بازار نہ کرونگا۔ حکیم صاحب اس آپکی روحانی دعوت سے سیر اور تبلیغ سے فیض پاکر آپکی جماعت کے ہی چند صاحبان نے آپکے امیر محمد علی کی بیعت فسخ کر کے خط لکھدیا تھا کہ "جو خط بیعت ہمنے پہلے آپکو لکھا ہی اسکو کسی دریا میں غرق کر کے مشکور کریں۔ چہ جائیکہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح و مصلح موعود کے مرید و پیر حملہ۔ واہ! حکیم صاحب تبلیغ اسی کو کہتے ہیں اگر تبلیغ یہی ہے تو ایسی تبلیغ پیام پارٹی ہی کو مبارک ہونی چاہئے ۔ اگر ہمیں مکتبہ ہمدرد کی ل۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ راقم آپکا دیرینہ واقف سید علی اکبر شاہ جاگیردار ضلع ہوشیارپور غیر احمدی

آنحضرت ابوالانبیاء تھے

حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک تسمو ابا سمی ولا تسمو ابکنیتی سے یہ استدلال کرنا کہ اپنا نام محمد رکھ لو مگر امت کے باپ یعنے نبی کبھی نہ ہونا بالکل تعجب انگیز بات ہی کیا کبھی کسی نے آنحضرت کی کنیت یہ بھی سنی پڑھی ہے کہ آپ ابو الامت تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ قرآن شریف میں خصوصیت سے اس بات کا انکار کیا گیا ہے۔ کہ امت کے لوگوں کے باپ ہوں۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بلکہ مذکورہ حدیث شریف اور آیت قرآن سے اسلام میں سلسلہ نبوت کے متعلق اگر کوئی استدلال ہو سکتا ہی۔ تو امت مرحومہ میں انبیاء کے ہو سکنے کے جواز کا استدلال ہو سکتا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو الامت تو نہیں لیکن ابو الانبیاء ہے آپ نبیوں کے خاتم۔ سردار اور باپ بھی ہیں۔ ہر ایک پہلے نبی کو جو درجہ عطا کیا گیا وہ سب آنحضرت کو عطا ہوا۔ بلکہ اس سے بڑھکر ایوب صابر تھا۔ آنحضرت اس سے بڑھکر صابر تھے یوسف حسین تھا۔ موسیٰ صاحب بیضا تھا۔ آنحضرت اس سے بڑھکر صاحب بیضا تھے ابراہیم خلیل اللہ اور ابو الانبیاء تھے پس فرمایا کہ تم میرا نام لے سکتے ہو مگر کنیت نہیں نبی بن سکتے ہو مگر ابو الانبیاء یعنے خاتم النبیین نہیں بن سکتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قیامت تک اور کوئی خاتم نہیں ہو سکتا۔ مگر نبی ہو سکتا ہی

کیا انگریزوں کو غیر احمدی بنانا گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی ہے؟

بیس سال کا ذکر ہی جبکہ ایک ترکی سفیر قادیان آیا اور اس نے خواہش ظاہر کی کہ حضرت مسیح موعود سلطان روم کے واسطے خصوصیت سے دعا کریں مگر حضرت نے فرمایا کہ سلطان اور اسکے اراکین کی حالت میں اچھی نہیں دیکھتا۔ اس بات سے سفیر کو رنج ہوا۔ اور اسنے اخباروں کے ذریعہ سے بہت کچھ بکواس کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت نے صاف طور پر ظاہر کیا کہ مسلمانوں میں سے جو مجھے قبول نہیں کرتا وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ اور ہم اسکا عملی نمونہ دیکھ رہے ہیں کہ تمام اسلامی سلطنتیں بسبب اسکے کہ انہوں نے مسیح موعود کی دعوت کو قبول نہیں کیا دن بدن روبزوال ہیں۔ ان کا رعب اٹھ گیا ہے اور انکی قوتیں جاتی رہی ہیں کیونکہ مسیح موعود کے انکار کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ یہودی بنگئے ہیں اور ان پر وہ سب زوال وارد ہونے والے ہیں جو پہلے یہودیوں پر ہوئے تھے انکی نجات صرف اسمیں ہی کہ وہ مسیح کو قبول کریں اور برکت پاویں ورنہ وہ یاد رکھیں کہ تاریخ کا دور پھر اسی طرح چلنے والا ہی پس ایسی صورت میں کسی قوم کو یہودیوں کی مانند بنانے کی کوشش کرنا ان کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کی سعی کرنا ہے تاکہ وہ بھی مغضوب علیہم میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاص ناراضگی کا ورثہ پانے والے ہوں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ ترکی کو میں کیا کروں میں گورنمنٹ برطانیہ کا شکر گذار ہوں جسکے زیر سایہ میں امن پا رہا ہوں۔ پس حقیقی خیر خواہی اور سچا شکریہ یہی ہے۔ کہ ہم افراد گورنمنٹ کو مسیح موعود کے جھنڈے کے تلے لانے کی کوشش کریں تاکہ جس طرح مسیح موعود کی دعا سے انکی ظاہری سلطنت برکت پا رہی ہے۔ ایسا ہی ان کے دل بھی روحانی سلطنت کے وارث ٹھہریں۔ (محمد صادق)

مسلمانوں کی حالت شولاپور (دکن) میں

اس ملک دکن میں محرم کا تیوہار عجیب قسم کا ہے بدعات تو سبھی ملکوں میں ہوتی ہیں مگر علاوہ بدعات کے یہ عجیب ہے کہ بعض بعض مقامات میں عمدہ عمدہ مسجدیں دیکھی ہیں مگر ان میں تعزیہ خاص محراب و منبر کے قریب بنایا جاتا ہی مسجد پاک جگہ ہی اسلئے تعزیہ مسجد میں بنایا جاتا ہی اس ملک میں تعزیہ کو بھی بہت پاک اور عمدہ چیز سمجھتے ہیں۔

(۲) اس تیوہار میں قوم مرہٹہ جو کہ سناتن دھرم ہی مسلمانوں کو بہت امداد دیتے ہیں تعزیہ اٹھانا۔ کھیل تماشہ کرنا مرہٹی زبان میں مرثیہ خوانی کرنا وغیرہ وغیرہ

(۳) مرہٹہ جو کہ ہندو ہیں وہ محرم کے چونکے (جو ایک قسم کی روٹی ہے) اور روٹ جو سوجی وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں مسلمانوں کے گھر کے پکائے ہوئے بطور تبرک یا پرشاد کے کھا لیتے ہیں جس گاؤں میں کہ محرم کے ان ایام میں تہاد یا پرکھی مرہٹوں نے خاکسار کو کہا کہ تم تعزیہ کو سجدہ کرنے کے واسطے نہیں جاتے مجھے نہایت ہی حیرت ہوئی کہ ہندو مسلمان ہر دو کو اپنی سمجھ کے مطابق خوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون

اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز

اسلام ایک ایسا پاکیزہ اور خوش کن مذہب ہے جو اپنے کامل پیرو کو اسی جہان میں نجات یافتہ کر دینے کا دم نقد وعدہ دیتا ہے باقی ادیان اور دین اسلام میں مابہ الامتیاز یہی ہے کہ اسلام کا پیرو اسی عالم میں گندی اور ناپاک اور دوزخی زندگی سے صلاحی پاکر ایک بے لوث اور پاکیزہ اور جنتی زندگی حاصل کر سکتا ہے اسکے ثمرات اور انعامات کو دعدہ دنکا دروازہ طالب حق کے لئے اسی طرح مدام کھلا ہے جسطرح حضرت رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کھلا تھا۔ اسی پاک اسلام کی کامل پیروی سے صحابہ کرام اور ائمہ عظام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا درجہ حاصل کیا۔ اسی اسلامی کامل کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی پوری پابندی کا ہی ثمرہ تھا کہ وہ لوگ حیوانیت سے نکلکر باخدا انسان ہو گئے اسی کی کامل اطاعت سے ہی فاذکروانی اذکرکم کی صدا کو سچے جانا۔ وہ اطاعت ہی تھی جس پر ادعوانی استجب لکم کی زبان کے بموجب انا الموجود کی پکار تھی۔ وہ اطاعت رسول ہی تھی جس سے وہ مروان خدا فائز المرام ہوئے انکی قابل تعریف بات وہ اتباع نبوی ہی تھی۔ جس سے انہوں نے فلاح دارین حاصل کی انہوں نے اپنے کامل مرشد کی ایسی پیروی کی کہ فنا ہو کر بقا اور لقا تک رسائی حاصل کی موتوا قبل انت موتوا پر ایسا عمل کیا کہ ہمیشہ کے لئے حیوٰۃ طیبہ پائی انکا تقویٰ اللہ اور خشیۃ اللہ خداوند کریم کو ایسا پسند ہوا کہ نفس مطمئنہ حاصل ہو گیا۔

مسلمانوں کی حالت کیوں خراب ہے

تو اب ایک جگہ ایک طالب حق سوال کر سکتا ہے کہ جب اسلام میں ایسی ایسی صداقتیں ہیں تو پھر وجہ کیا ہے کہ مسلمان ان ثمرات اور انعامات سے جس کے وہ مستحق تھے برعکس اسکے ادبار اور ہلاکت کے گڑھوں میں گر رہے ہیں اخلاق ہیں تو بگڑے ہوئے عقاید ہیں تو کتاب اللہ اور سنت رسول سے برخلاف اعمال ہیں تو ناقص آپس کے تفرقہ اور اختلاف میں اڑے ہوئے ہیں حالانکہ وہی کامل کتاب جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہی خدا ازلی ابدی وحدہ لاشریک پھر انسان کی فطرت میں بھی فرق نہیں وہی قوٰی اور طاقتیں جیسے پہلے انسانوں کو ملی ہیں ویسے ہی اب بھی ہیں۔ ان ساری باتوں کا جواب یہی کافی ہوگا۔ کہ ان مسلمانوں میں صحابہ کرام جیسی ارادت نہیں استقلال نہیں اولوالعزمی نہیں ایثار نہیں وہ درد اور اخلاص نہیں۔ محبت اسلام نہیں الفاظ پرست ہیں حقیقت پرست نہیں دنیا پرست ہیں لیکن حق پرست نہیں جسم تو ہے لیکن روح نہیں ان کی حالت کا خاکہ ربانی مصلح امام وقت نے خوب کھینچا ہے ؎

ظاہر میں خود نشان کہ زباں وہ زبان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
وہ علم و صلاح و عفت نہیں رہی
وہ انوار اور چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد اور گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کس آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر و قیاس وہ حکمت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں وہ طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

بایں ہمہ ہر ایک اپنے زعم میں ہمچو من دیگرے نیست کا مدعی قوم کا پیشوا اور لیڈر بننے کا خواہاں لیکن درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر یہ لوگ کتنے ہی ہاتھ پاؤں پھیلائیں انجمنیں قائم کریں سکول کھولیں پھر بھی ابدی نجات اور حقیقی راحت سے دور ہیں کیونکہ یہ لوگ حقیقت اسلام اور صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے ہیں

اصلاح کے لئے مامورین کی ضرورت

ہاں ہمیں کوئی شک نہیں کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی صرف خدا شناسی اور معرفت تامہ اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا حاصل کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور رضا جوئی کا رستہ خود بتا دیا ہے کسی پر نہیں چھوڑا۔ سو اس غرض کے پورا کرنے کے لئے نبیوں اور ماموروں کا نافع وجود دنیا میں مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن حضرت رسول کریم کی بعثت سے قبل جسقدر نبی اور مامور دنیا میں مبعوث ہوئے وہ صرف اپنی اپنی قوم کے لئے آتے رہے جنکی تعلیم کا خلاصہ یہ ہوتا کہ یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ یعنے اے میری قوم کے لوگو! ایک اللہ کی عبادت کرو۔ کیونکہ سوائے اسکے دوسرا کوئی معبود نہیں اور بیچ میں کئی تابع نبی بھی مبعوث ہوتے رہے جو اپنے متبوع نبی کی تعلیم اور مشن کی اشاعت کرتے یہانتک کہ یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ختم ہوا۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کے حکم ربانی کے ماتحت تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے اور ہمیشہ کے لئے ایک ایسی کامل اور لاریب فیہ کتاب اس پیارے نبی پر نازل ہوئی جس کی پیروی سے انسان خداوند کریم کی معرفت تامہ اور عبادت کی حقیقت کو پا کر حق الیقین تک رسائی حاصل کر سکے

امت محمدیہ میں مجددین

لیکن چونکہ آئندہ کے لئے صاحب شریعت نبی کی بعثت کا بفحوائے آیت کریم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً دروازہ بند ہے لہٰذا رب تبارک تعالیٰ نے بموجب اپنے معمول کے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون اپنی کامل اور لاریب فیہ کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ ظاہری حفاظت قرآن مجید کی حفاظ اور قراء کے ذریعہ قائم رکھی اور باطنی اور روحانی حفاظت مجددین اور مامورین کے ذریعہ پوری کی یعنے جسوقت دنیا میں بیرونی اور اندرونی حملے پاک اسلام پاک رسول کامل کتاب پر مخالفین اسلام کی طرف شروع ہو گئے تو اسوقت اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اپنی صفت ربوبیت اور رحمانیت سے اپنے مامور کے ذریعہ اسلام کا اصلی چہرہ دنیا میں ظاہر کیا جو کتاب لاریب فیہ کی باطنی اور روحانی غرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی میں ایک مامور کی بعثت

چونکہ اسوقت بھی قرآن مجید کی باطنی اور روحانی حفاظت کیلئے خداوند کریم کو منظور تھی یعنے جو عقاید باطلہ اور اختلاف ظہور میں آئے ہیں وہ روز روشن کی طرح ہیں اسواسطے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایک مامور کو مبعوث فرما کر قرآن مجید کی باطنی اور روحانی حفاظت فرمائی حدیث شریف میں بھی اسی آیت کریمہ کی تائید میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی خوشخبری آئی ہے سو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ محض اپنے فضل سے ایک مامور و مرسل کے ذریعہ اپنے وعدہ کی صداقت کو ظاہر کیا۔

وہ وہی مجدد اور مامور ہے جو مسیح موعود بھی ہے اور امام وقت بھی جن کی صداقت کے نشان روز روشن کی طرح دن بدن چمک رہے ہیں۔ صداقت کا سورج سر پر آگیا لیکن تعصب اور ضد اور ہٹ دھرمی اور جہالت اور بزدلی اور حب دنیا کی وجہ سے منکرین کے ہاں ابھی رات ہی ہے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجددیت اور ماموریت کی سچائی ایک طالب حق کے لئے اب تو بہت ہی آسان ہوگئی ہے لیکن افسوس کہ بہت کم لوگ ہیں جو بصیرت اور عقل اور حوصلہ اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اس معاملہ میں غور کرتے ہوں۔

ہمارے اور اغیار میں فرق

چونکہ آجکل باقی فرقہ ہائے اسلام بھی اپنے زعم میں خدمت اسلام کے مدعی اور صوم و صلوٰۃ اور دیگر امور شرعی کی بجا آوری کے دعویدار ہیں۔ ان کے خیال میں کسی مامور اور مجدد اور امام کی ضرورت نہیں۔ ان لوگوں کی اصلیت اور عقاید باطلہ اور ان کے دعوی کی حقیقت کو ظاہر کرنے کی خاطر اسلام کی اصل حقیقت قرآن مجید کے مطابق پیش کرکے دکھانا جاہتا ہے کہ ان مخالفین گروہ کے اعتقاد اور اعمال تعلیم قرآن مجید اور لغت نبی سے کسقدر تخالف اور منافرت ہے چونکہ اسلام کے دو ہی بڑے اعلیٰ اصول ہیں۔ اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ جو اصل میں جن پر ایمان لاکر اسکے مطابق عمل کرنا مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ دونوں اصول ایسے ضروری ہیں کہ اعتقاد صحیحہ کے بغیر جملہ اعمال میں شک نہیں اور اور اعمال صالحہ کے بغیر اعتقاد صحیحہ سے ہی نجات نہیں۔

گویا اعتقاد صحیحہ بمنزلہ بیج ہے اور اعمال صالحہ بمنزلہ نہر اور پانی کے ہے تو معلوم ہوا کہ اعتقاد صحیحہ پر ایمان لاکر اعمال صالحہ بجا لانا مسلمان کا فرض ہے جس پر مدار نجات ہے۔

(باقی آیندہ)

مولوی محمد علی صاحب سے تین سوالات

(دو مہینے قریباً ایک ماہ سے جوابی کارڈ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ مہربانی کرکے (مسیح موعود کے سوا) ان بزرگان کے نام سے مطلع فرمادیں۔ جنکو مندرجہ ذیل تین فضیلتیں حاصل ہوں (۱) محمد رسول اللہ صلعم نے انہیں نبی کہا ہو۔ اور سلام کا تحفہ بھیجا ہو (۲) خدا نے الہیں بار بار نبی کرکے پکارا ہو (۳) خود انہیں ادعائے نبوت ہو۔ لیکن آپ نے اسکا جواب نہیں دیا اب مکرر عرض ہے کہ ضرور جواب سے مشکور فرمادیں۔ لیکن مولوی محمد علی وہ کارڈ بھی ہضم کر گئے

(اللہ دتہ قلعہ دیدار سنگھ)

مولوی محمد احسن صاحب سے سوالات

مکرم معظم حضرت مولنا مولوی سید محمد احسن صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکو صحت کامل عطا کرے اور آپکے ساتھ ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس عریضہ کا جواب دیکر مشکور فرمادیں گے

موجودہ اختلافات سلسلہ احمدیہ کے متعلق بیسری آپ سے دو سوال ہیں مہربانی فرما کر جواب سے مشکور فرمادیں (۱) وہ عبارتیں آپسمیں متناقض ہوں جبکہ تیسری عبارت فیصلہ کرنے والی نہو کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ کونسی عبارت کو صحیح مانا جاوے مثلاً آپنے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی یہ پیشگوئی کہ الف۔ ح ی کے اعتقاد اور اعمال شاھم ۔ حمی خوانم + نام آں نامدار می بینم ۔ مہدی وقت عیسیٰ دوران ۔ ہر دو را شاہسوار می بینم ۔ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی مسعود پر چسپاں ہوتی ہے مگر اب آپ اپنے رسالہ المقول المجد میں تحریر فرماتے ہیں کہ اسمہ احمد کے اصلی مصداق آنحضرت صلعم ہیں اسوقت آپنے کیا سمجھکر یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود پر چسپاں کی تھی اور اب کیا سمجھکر یہ پیشگوئی آنحضرت پر چسپاں کرتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئی کے مطابق کوئی احمد گزر چکا ہو۔ یا آیندہ ہو اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے کی کیا وجہ ہے اور کس قرینہ سے آپنے پیشتر تحریر فرمایا تھا مفصل جوابدیں۔ دیگر اسی پیشگوئی میں ایک اور مصرعہ ہے کہ بسرش یادگار می بینم۔ اسکے کیا معنے ہیں اور کس پر چسپاں ہوتی ہے اگر فی الواقعہ حضرت مسیح موعود ہی احمد ہیں جیسا کہ آپنے پیشتر تحریر فرمایا ہے تو بسرش والی پیشگوئی کے کیا معنے ہیں اور کس پر صادق آئی ہے

(۲) غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قطعی حرام ہے آپ پیغام اس مسئلہ کے متعلق جھگڑا ہوا تھا۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود نے کس کے متعلق فیصلہ دیا تھا۔ آیا آپ کے متعلق یا مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے۔ تو قطعی کے کیا معنے ہیں اسکے متعلق آپ صاف اور بین فیصلہ دیویں کہ ہم کس بات پر عمل کریں آیا اسکے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ دیگر اپنی صحت کے متعلق بھی تحریر فرمادیں کہ اب کیا حال ہے اور کیا شکایت باقی ہے خدا تعالےٰ

والسلام خاکسار عبدالجلیل خان

جلسہ میں لیکچر

امسال انجمن کی طرف سے باستثنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پانچ بزرگوں کے لیکچروں کا انتظام ہوا ہے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل حضرت مولوی حافظ پیر روشن علی صاحب فاضل اجل حضرت مولوی غلام رسول صاحب صوفی آف راجیکے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ احمدیہ مشن۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سکرٹری انجمن ترقی اسلام۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضہ ۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو تقریر فرمائینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثنوی تاریخ دیوان فرخ امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مولنا عبید اللہ بسمل کہ احمدیہ جماعت کے ممتاز فضلاء میں سے سخن فہمی وسخنگوئی میں ایک خاص پایہ رکھتے ہیں حضرت اقدس علیہ السلام کی پرانی نظموں کو دیکھکر اپنے تواجد وتراقص کو ضبط نہیں کرسکے اور اپنی بسملانہ ادا میں صفحہ کاغذ پر یوں خونابہ افشانی کرتے ہیں۔"

ادحدی وعراقی وعطار
ہم سنائی حکیم خوش گفتار
گرچہ در معرفت سخن گفتند
درحقیقت اگرچہ در سفتند
ہست فرخ ولے کلیم کلام
صاحب وحی ومالک الہام
از ہمہ اولیاء جدا گفت است
ہرچہ گفت است از خدا گفت است
خود تو دانی کسیکہ در فطرت
یافتہ باشد از خدا عزت
آنکہ محبوب کبریا باشد
خود بگو قول او چہا باشد
خویش از دیگراں جدا باشد
گفتہ اش گفتۂ خدا باشد
آنکہ بر وے جلالِ حق تابد
بر بنی نوع خود شرف یابد
ہر کہ تلمیذ حق بود لاریب
مددش میرسد ز عالمِ غیب
آنکہ دارستہ باشد از ناسوت
سیر دارد بعالم جبروت
وانکہ بگذشتہ باشد از ملکوت
آرمیدہ بحضرت لاہوت
آنکہ باشد باصل خود واصل
ہم بروز نبی بود کامل
بلکہ در ذات خود نبی باشد
سرو سر تاج ہر ولی باشد
آنکہ محوِ صفات حق باشد
وانکہ مرآت ذات حق باشد
آنکہ باشد ولی مادر زاد
وانکہ باشد مراد اوتاد
وانکہ اورا خدا نبی خواند
در صف انبیاش بنشاند
انکہ باوے خدا سخن راند
انکہ اورا مسیح خود خواند
انکہ باشد بوحی حق ممتاز
بیگماں حرف او بود اعجاز
آنکہ باشد مثیل ابراہیم
آدم ثانی و مسیح و کلیم
ہیچ شاعر مثیل او نبود
در فصاحت عدیل او نبود
آنکہ او در رہ قدس پوئید
گر سخن گوید از قدس گوید
آنکہ او برتر از مسیح بود و
چوں محمد بلے فصیح بود
ذوق خیرد ز قال صاحب قال
وجد خیزد ز حال صاحب حال
قال را گرچہ صد اثر باشد
حال را حالتے دگر باشد
ہر کہ از عشق قال میدارد
فرخ است آنکہ حال میدارد
ہست فائق ز قیل وقال کساں
برتر است از مقال وحال کساں
قول او برتر است از اقوال
حال او بہتر است از احوال
قال او حال وحال عین کمال
یافتہ زیب از جلال وجمال
قال آئینہ دار فضل وکمال
حال مرآت عزّ وجاہ وجلال
قال تشریح درد وعجز ونیاز
حال تصریح سوز وساز وگداز
ہر کہ گوید شنیدہ مے گوید
فرخ است آنکہ دیدہ مے گوید
نور در طور گرچہ تافت بسے
غیر موسیٰ مگر نیافت کسے
عشق در شام زد بسے طنبور
ہمچو داؤدؑ کس نخواند زبور
برکشید ار بناصرہ آواز
غیر عیسےٰ نشد کشش ومساز
در عرب تافت چوں تجلّی ناز
جز محمدؐ نشد کسے ہمراز
پرتوے زاں چو بر عجم انداخت
غیر فرخ ولے کسش نشناخت
وانکہ آگاہ شد ولایت یافت
فرخ است انکہ او نبوت یافت
طالب وصل وواصل دلدار
ہر دو دارند فرق در گفتار
نار گر خیزد از درون تنور
نور برخیزد از درونۂ طور
گرچہ ہم رنگ نار باشد نور
فرق باشد ز طور تا تنور
دیدہ گرید ز دودۂ تنور
طور سینہ بسینہ بخشد نور
فرخ است آنکہ حق بلطف اتم
ساخت اورا مسیح بن مریم
اولش عاشق رخ خود ساخت
باز عاشق شد و خودش بنواخت
اولاً عشق داد آوازش
آخراً حسن کرد ممتازش
مہر و مہ عاشق رخش گردند
بارک اللہ چہ فرخش کردند
ہر دو از داغ عشق او ماؤف
آں یکے از کسوف و ایں ز خسوف
بود مجذوب در بدایت حال
گشت محبوب در نہایت حال
در بدایت نعیم باری یافت
در نہایت ز وحی باری یافت

گرچہ باشد وے از نسل فارس + سال ولادت ۱۲۹۰ھ + نام پدر ملا فتح محمد + ولد ملا فتح محمد + ساکن بلوچستان + شاعر خوش گفتار + فاضل روزگار + ترجمان حقائق ومعارف + مترجم کردیاں + ضلع کراچی + ملازم ریاست خیرپور + خلیفہ ثانی + سال بیعت ۱۳۲۳ھ + سال وفات ۱۳۳۵ھ + مدفون قادیان + مرثیہ از مولوی عبید اللہ بسمل + بعمر ۴۵ سال + بمرض ذیابیطس + وفات پائی + ۱۲ نومبر ۱۹۱۶ء + بوقت ۱۰ بجے شب